70278-کیا بے نماز کا ذبح کیا ہوا گوشت کھالیا جائے ؟

سوال

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر میرا بھائی نماز نہ پڑھے تو شریعت میں اسے کافر شمار کیا جائے گا، تو کیا ہم اس کی ذبح کیا گوشت کھائیں یہ نا کھائیں ؟

پسندیدہ جواب

آپ پر واجب اور
ضروری ہے کہ اپنے بھائی کو پابندی سے نماز ادا کرنے کی نصیحت کریں، اور نماز ترک
کرنے والے کے متعلق اللہ تعالی کا حکم اس کے علم میں لائیں، اور اپنے لیے اسے ذبح
کرنے سے روک دیں، اور اس کا سبب بھی اسے بتائیں کہ ہم نے جس وجہ سے آپ کو ذبح کرنے
سے روکا ہے وہ نماز نہ پڑھنا ہے، لھذا اس کی ذبیحہ حلال نہیں.

ہو سکتا ہے جب بے نماز کا حکم اس کے
علم میں آئے تو وہ اپنے دین کی طرف واپس پلٹ آئے، اور نماز کی ادائیگی شروع کردے،
اور اس کے دین و دنیا اور اور زندگی و آخرت کے لیے یہی بہتر ہے.

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ
تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والے
کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا حلال ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ جب اسے یہ بتایا جاتا ہے تو
وہ دلیل دیتا ہے کہ وہ تو کلمہ پڑھتا ہے، اگر کوئی نماز ادا کرنے والا قصائی نہ ملے
تو پھر کیا کیا جائے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

صحیح تو یہی ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا
اس کی ذبح کیا ہوا گوشت بھی نہیں کھایا جائے گا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان ہے :

"آدمی اور کفر و شرک کے مابین (حد
فاصل) نماز ترک کرنا ہے"

اسے امام احمداور سنن اربعہ نے صحیح
سند کے ساتھ بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

اورایک دوسری حدیث میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اسلام کی چوٹی اوراس کا ستون نماز
ہے"

اسے امام احمد نے اور ترمذی نے صحیح
سند کے ساتھ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

لھذاجس چیز کا ستون ہی گر جائے وہ
قائم اورباقی نہیں رہتی، اورجب ستون گرجائے تواس پر کھڑی عمارت بھی گرجاتی ہے.

اوراس سے یہ معلوم ہواکہ جو شخص
نماز نہیں پڑھتااس کا دین ہی نہیں، اوراس کا ذبیحہ بھی نہیں کھایا جائے گا، اور جب
آپ کسی ایسے علاقے اور شہر میں ہوں جہاں کوئی قصائی مسلمان نہ ہوتو آپ خود ذبح
کریں، اوراپناہاتھ وہاں استعمال کریں جو آپ کو نفع دے، یا پھر کوئی مسلمان قصائی
تلاش کریں، چاہے وہ آپ کو اپنے گھر میں ہی جانور ذبح کردے، اورالحمدللہ یہ میسر
بھی ہے، لھذا آپ اس معاملہ میں کوئی سستی اور کاہلی سے کام نہ لیں.

اور آپ کو چاہیے کہ اس شخص کو نصیحت
کریں کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے، اور نماز ادا
کرنا شروع کردے، اوراس کا یہ کہنا کہ :

کلمہ ہی کافی ہے : یہ غلط ہے اس کی یہ
بات صحیح نہیں، کیونکہ کلمہ اوراس گواہی کے کچھ حقوق اور شرائط ہیں اوران حقوق کے
ادا کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مجھے اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا
دیا گیا ہے جب تک لوگ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور
معبود نہیں اور میں اللہ تعالی کا رسول ہوں، اور نماز قائم کرنے لگیں، اور زکاۃ ادا

کریں، جب وہ یہ کام کرلیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لیے، مگر اس کے حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ"

صحیح بخاری اور صحیح مسلم

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
کلمہ کے ساتھ نماز، زکاۃ کی ادائیگی ضروری قرار دی ہے، اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

"مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا
حکم دیا گیا ہے جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، جب وہ گواہی دے دیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے لیکن اس کے حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ"

اور نماز اور زکاۃ اس کے حق میں شامل

ہے.

لھذا ایک مومن شخص پر واجب اور ضروری
ہے کہ وہ اللہ تعالی کی تقوی اختیار کرے اور اللہ تعالی سے ڈرے، اور دین اسلام کی طرف منسوب شخص کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور پانچوں نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنی چاہیے، نمازیں اسلام کا ستون اور شھادتین کے بعد اسلام کے ارکان میں سے ایک عظیم رکن ہے، جس شخص نے بھی اس رکن وضائع کر دیا اس نے اپنا دین ہی ضائع کر دیا، اور جس نے نماز ترک کر دی وہ اپنے دین سے ہی خارج ہو گیا اللہ تعالی ہمیں اس سے سلامت رکھے.

حق اور صحیح تو یہی ہے، اور بعض اہل
علم کا کہنا ہے کہ:

اس سے وہ کفر اکبر کا مرتکب نہیں ہوتا،
لیکن کفر اصغر کا مرتکب ہوگا، اور ایک بہت عظیم معصیت و نافرمان کا مرتکب ٹھرے گا، جو زنا اور چوری، اور شراب نوشی سے بھی بڑی نافرمانی ہے، بے نماز کفر اکبر کا مرتکب نہیں ہوگا لیکن اگر وہ نماز کے وجوب کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر اور کفر اکبر کا مرتکب ٹھرے گا، اہل علم میں سے اکثر کا یہی کہنا ہے.

لیکن صحیح اور درست وہی ہے جس پر نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دلالت کر رہا ہے کہ اس طرح کا شخص کفر اکبر کا
مرتکب ٹھرے گا، جیسا کہ اس کے متعلق کئی ایک احادیث بیان ہو چکی ہیں؛ کیونکہ اس نے
دین اسلام کے ستون نماز کو ضائع کیا ہے.

لھذا اس مسئلہ میں سستی اور کاہلی سے
کام نہیں لینا چاہیے، تابعی جلیل عبداللہ بن شقیق عقیلی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا
ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی اور چیز کے ترک کرنے کو کفر شمار نہیں کرتے تھے.

تو اس طرح انہوں نے صحابہ کرام کا
اجماع ذکر کیا ہے کہ ان کے نزدیک تارک نماز کافر ہے، اللہ تعالی ہمیں اس سے سلامت
رکھے.

لھذا اس سے بچنا ضروری اور واجب ہے،
اور اس عظیم القدر فرض کی حفاظت اور خیال کرنا واجب ہے، اور نماز ترک کرنے والے کے
بارہ میں کسی بھی قسم کی سستی اور کاہل نہیں کرنی چاہیے، لھذا نہ تو اس کا ذبح کردہ
گوشت کھایا جائے، اور نہ ہی اسے ولیمہ کی دعوت دی جائے، اور نہ ہی اس کی دعوت قبول
کی جائے، بلکہ اس سے بائیکاٹ کیا جائے حتی کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرے اور
نماز پڑھنا شروع کردے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کو ہدایت نصیب فرمائے. انتھی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز(
.(276–274/10

آپ مزید تفصیل جاننے کے لیے سوال
نمبر (1553) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

واللہ اعلم.